لاک ڈاؤن میں

عید کی نماز

بحکم

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

سابق صدر مفتی وحال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

بقلم

مولانا ندیم احمد انصاری

ڈیریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

ناشر

مکتبہ محمودیہ، محمود نگر، ڈابھیل

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کتاب

لاک ڈاؤن میں عید کی نماز

بحکم

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات

www.muftiahmedkhanpuri.com

بقلم

مولانا ندیم احمد انصاری

ڈیریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

www.afif.in

ناشر

مکتبہ محمودیہ، محمودنگر، ڈابھیل، گجرات

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

فہرس

❑	کلماتِ عالیہ: سیدی ومرشدی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ	4
❑	تمہید: مولانا ندیم احمد انصاری	5
١	ضروری ہدایات	6
٢	عیدگاہ کی حیثیت	7
٣	عیدین کی نماز کا حکم	8
٤	نمازِ عیدین صحیح ہونے کی شرطیں	9
٥	لاک ڈاؤن میں نمازِ عید	9
٦	نمازِ عیدین کا وقت	10
٧	نمازِ عیدین میں اذان واقامت	10
٨	نمازِ عیدین کا طریقہ	10
٩	نمازِ عیدین میں سجدۂ سہو	12
١٠	نمازِ عیدین کے بعد دعا	12
١١	عیدین میں خطبہ دینا	13
١٢	عیدین کا خطبہ سننا	14
١٣	عیدالفطر کا مختصر ترین خطبہ	14
١٤	معذور شخص کے لیے چاشت کی نماز	15

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کلماتِ عالیہ

سیدی ومرشدی **حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری** دامت برکاتہم
سابق صدر مفتی وحال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد:

'لاک ڈاؤن میں نمازِ عید' کا مسئلہ درپیش ہے۔ ضرورت تھی کہ اس موضوع پر مدلّل انداز میں کچھ لکھا جائے۔ بحمد اللہ عزیزِ مکرّم مولانا ندیم احمد انصاری حفظہ اللہ نے یہ رسالہ لکھ کر اس ضرورت کو پورا کر دیا۔ میں نے مکمّل رسالہ پڑھا، اپنے موضوع پر یہ ایک اہم رسالہ ہے۔ تمام ضروری باتوں کو سلیقے سے جمع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، اپنے بندوں میں مقبول بنائے، امّت کے لیے رہنمائی اور مولانا موصوف کے لیے آخرت میں بلندیِ درجات کا ذریعہ بنائے۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

أملاہ: العبد احمد خانپوری عفی عنہ

۲۱ / رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تمہید

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الحمدللہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد:

مسلسل لاک ڈاؤن کے دوران متعدد دینی مسائل میں غور وخوض کی ضرورت پیش آرہی ہے۔ عام حالات میں جس طرح عبادات انجام دی جاتی تھیں، اِن مخصوص حالات میں متعدد مسائل میں مخصوص انداز میں انجام دی جارہی ہیں۔ اگر عید الفطر تک لاک ڈاؤن کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا- جس کا قوی امکان ہے- تو نمازِ عید کس طرح ادا کی جائے؟ یہ سوال کثرت سے دریافت کیا جارہا تھا۔ بعض علما نے مختصر تحریروں اور اعلانات کے ذریعے اس بابت رہنمائی بھی کی، لیکن ضرورت تھی کہ اس موضوع پر قدرے تفصیل سے مدلّل گفتگو کی جائے۔

سیدی وسندی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیۃ کے حکم وایما پر راقم الحروف نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور یہ چند اوراق ترتیب دے کر حضرت مفتی جسیم الدین قاسمی صاحب (مفتی مرکز المعارف، ممبئی) اور حضرت مفتی محمد حارث پالن پوری صاحب (مفتی مدرسۂ رشیدیہ، ممبئی) کی نظرِ ثانی کے بعد حضرت مرشدی مدظلہٗ کی خدمت میں پیش کیے تو حضرتِ والا نے ملاحظے کے بعد اشاعت کی اجازت مرحمت فرمادی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اپنے بندوں کو زیادہ سے زیادہ فایدہ پہنچائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

العبد ندیم احمد انصاری عفی عنہ

۲۱/ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد از جلد موجودہ مشکل حالات کو بہتر فرما کر اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔(آمین)

اس وقت دیگر ممالک اور بھارت میں لاک ڈاؤن کا سلسلہ جاری ہے۔سوال کیا جا رہا ہے کہ اگر حالات ایسے ہی رہے تو عید الفطر کی نماز کے متعلق کیا حکم ہوگا؟ اس کا اجمالی جواب یہ ہے کہ نمازِ عید کے درست ہونے کی تمام شرطیں وہی ہیں جو نمازِ جمعہ کی ہیں، سوائے خطبے کے۔ جمعے میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ اس لیے موجودہ اضطراری حالت میں امام کے علاوہ جہاں تین بالغ مَرد موجود ہوں، وہ با جماعت عید کی نماز ادا کر لیں۔ خطبہ دیکھ کر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد اس کا سننا واجب ہو جاتا ہے۔ جہاں اتنے لوگ موجود نہ ہوں، اُن کے لیے بہتر ہے کہ وہ چار رکعتیں چاشت کی نیت سے پڑھ لیں، البتہ یہ رکعتیں نمازِ عید کے قایم مقام نہیں ہوں گی۔

ضروری ہدایات

ان دِنوں چوں کہ بڑے اجتماعات بلکہ اجتماع ہی سے منع کیا جا رہا ہے، اس لیے جہاں جمعے کی نماز درست ہو اور وہاں کسی مکان وغیرہ میں چار پانچ لوگ مل کر عید کی نماز با جماعت پڑھیں تو درجِ ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے؛

❑ نماز سے پہلے یا بعد ایسا کوئی کام نہ کیا جائے، جس سے حکومتی قوانین کی خلاف ورزی لازم آتی ہو۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

- حکومت اور ماہرین کی بتائی ہوئی احتیاطی تدابیر کا لحاظ رکھا جائے۔
- مقامی زبانوں میں کیے جانے والے بیانات کا سلسلہ فی الحال موقوف رکھا جائے، تاکہ اجتماع کا وقفہ کم سے کم ہو۔
- عید کی نماز کے لیے اذان واقامت نہ کہی جائے۔
- عید کی دو رکعتیں چھے زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھی جائیں۔
- دعا نماز کے بعد کی جائے، خطبے کے بعد نہیں۔
- عید کا خطبہ نماز کے بعد دیا جائے گا اور اسے کتاب میں دیکھ کر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔
- عید کے لیے خطبہ مسنون ہے، لیکن خطبے کے لیے منبر شرط نہیں، دونوں خطبوں کے درمیان کسی کُرسی وغیرہ پر بیٹھنا کافی ہوگا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے:

عیدگاہ کی حیثیت

عید کی نماز ادا کرنے کی اصل جگہ عیدگاہ ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نمازِ عید) بجز ایک بار کے- کہ عذرِ بارش کی وجہ سے مسجد میں ادا فرمائی تھی، ہمیشہ میدان ہی میں تشریف لے جاتے تھے، حتیٰ کہ جن پر عذرِ شرعی سے نماز بھی نہ تھی اُن کے لے جانے کا اہتمام فرماتے تھے، چناں چہ بہ کثرت احادیث وارد ہیں۔ پس جس امر کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قولاً وفعلاً اہتمام ہو، اس کے خلاف کا قولاً وفعلاً اہتمام کرنا صریحاً مخالفت سنت کی ہے، جس کے گناہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ حدیث میں ہے: فمن رغب عن سنتي فليس مني۔ [امداد الفتاویٰ: 1/479، کراچی] و في الدر المختار: والخروج إليها أي الجبانة لصلوٰة العيد سنة وإن وسعهم

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

المسجد الجامع هو الصحيح۔[الدر المختار مع الشامی:3/49 ریاض]

نیز عید گاہ آبادی سے باہر ہونا سنتِ مؤکدہ ہے اور بغیر عذر آبادی سے باہر عید گاہ میں نمازِ عید نہ پڑھ کر آبادی کے اندر مسجد یا میدان میں پڑھنا خلافِ سنت ہے، جس پر ترکِ سنتِ مؤکدہ کا گناہ ہوگا۔[دیکھیے فتاوی محمودیہ:8/415 جدید ڈابھیل، احسن الفتاویٰ:4/129]اور ممبئی جیسے گھنی آبادی والے بڑے شہروں میں عید کی نماز مسجدوں میں ادا کی جاتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ یہاں عید گاہ ہی نہیں، ایسے میں اگر کھلے میدان میں نمازِ عید ادا کی جائے تو بھی یہ عید گاہ کے حکم میں نہیں، اس لیے کہ آبادی سے باہر عید گاہ یا میدان اور صحرا میں نمازِ عید ادا کرنے کا اصل مقصد شوکتِ اسلام کا مظاہرہ ہے اور عید گاہ آبادی کے اندر آ جانے سے یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے، لہٰذا وہاں نماز پڑھنا اور شہر کی مسجدوں میں نماز پڑھنا ایک ہی جیسا ہے۔ 'محمود الفتاویٰ' میں ہے: آبادی کے مکانات سے باہر میدان میں عید کی نماز پڑھنا مسنون ہے، اس لیے اگر کھلی جگہ ہی میں پڑھنا ہے تو آبادی سے باہر کوئی کھلی جگہ اس کام کے لیے پسند کر لی جائے، تاکہ یہ سنت ادا ہو، باقی آبادی کے اندر رہ کر مسجد یا مسجد سے باہر میدان میں یکساں ہے۔[محمود الفتاویٰ مبوب:3/216]

عیدین کی نماز کا حکم

عیدین کی نماز حنفیہ کے یہاں صحیح اور مفتیٰ بہ قول کے مطابق واجب ہے اور حنفیہ کے یہاں واجب سے مراد فرض و سنّت کا درمیانی درجہ ہے۔ شافعیہ و مالکیہ سنتِ مؤکدہ اور حنابلہ فرضِ کفایہ ہونے کے قائل ہیں۔ صلاة العيدين واجبة على القول الصّحيح المفتى به عند الحنفيّة – والمراد من الواجب عند الحنفيّة: أنّه منزلة بين الفرض

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

والسّنّة۔۔۔أمّا الشّافعيّة والمالكيّة: فقد ذهبوا إلى القول بأنّها سنّة مؤكّدة۔۔۔وذهب الحنابلة إلى القول بأنّها فرض كفاية۔[الموسوعة الفقهية الكويتية: 27/240]

نمازِ عیدین صحیح ہونے کی شرطیں

جو چیزیں نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہیں، وہی نمازِ عیدین کے صحیح ہونے کے لیے بھی شرط ہیں، البتہ خطبہ اس سے مستثنیٰ ہے؛ یعنی خطبہ جمعے کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہے، لیکن نمازِ عیدین کی صحت کے لیے خطبہ شرط نہیں، سنّت ہے۔ شروط الصّحّة: كلّ ما يعتبر شرطاً في صحّة صلاة الجمعة، فهو شرط في صحّة صلاة العيدين أيضاً، ما عدا الخطبة فهي هنا ليست شرطاً في صحّة العيدين وإنّما هي سنّة۔[الموسوعة الفقهية الكويتية: 27/242]

لاک ڈاؤن میں نمازِ عید

اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں جس طرح جمعے کی نماز ادا کی جا رہی ہے، اسی طرح نمازِ عید بھی ادا کر لی جائے۔ شہروں میں – جہاں عید و جمعہ واجب ہے – وہاں چار پانچ لوگ مسجد میں باجماعت نماز ادا کر لیں اور دیگر حضرات اپنے مکانات وغیرہ پر ہی نمازوں کا اہتمام کریں۔ اگر چار بالغ مرد ہوں تو وہ جمعہ و عید کی نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں، اگر اس سے کم ہوں تو جمعے کے دن ظہر اور عید کے دن چاشت کی چار رکعتیں پڑھ لیں۔ (تجب صلاتهما) فی الاصح (علی من تجب علیه الجمعة بشرائطها) المتقدمة (سوی الخطبة) فانها سنة بعدها۔[در مختار مع شامی: 3/45، ریاض] والجماعة وهم ثلاثة رجال غير الامام۔۔۔ ولا تصح بامرأة أو صبی، مع رجلين۔[سبیل الفلاح شرح نور الایضاح: 163]

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

نمازِ عیدین کا وقت

نمازِ عید کا اشراق سے لے کر زوال تک رہتا ہے، لیکن عید الفطر میں تھوڑی تاخیر اور عید الاضحیٰ میں تھوڑی جلدی پسندیدہ ہے۔ ووقت الصلاة من الارتفاع إلى الزوال۔ (درمختار) یندب تعجیل الاضحی لتعجیل الاضاحی و تاخیر الفطر لیؤدی الفطرة کمافی البحر۔[شامی:3/53 ریاض] ’فتاویٰ رحیمیہ‘ میں ہے کہ عیدین کی نماز کا وقت طلوعِ آفتاب کے تقریباً پندرہ منٹ کے بعد شروع ہوجاتا ہے، لیکن جماعت کا وقت ایسا مقرر کرنا چاہیے کہ لوگ عید کی تیاریاں کر کے سہولت سے عید گاہ میں حاضر ہوسکیں۔ [فتاویٰ رحیمیہ: 5/55 قدیم]

نمازِ عیدین میں اذان واقامت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھی اور پھر اسی طرح ابوبکر وعمر نے بھی پڑھی (یعنی اپنے دورِ خلافت میں)۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، أَوْ عُثْمَانَ، شَكَّ يَحْيَى. [ابوداود: 1147] اس لیے نمازِ عیدین کے لیے اذان واقامت نہیں کہی جائے گی، رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے آج تک اسی پر توارث چلا آرہا ہے۔ ولیس فی العیدین أذان ولا إقامة، هكذا جرى التوارث من لدن رسول الله عليه الصلاة والسلام إلى يومنا هذا. [المحيط البرهانی:2/485]

نمازِ عیدین کا طریقہ

امام اور مقتدی دونوں پہلے نماز کی نیت کریں۔ نیت کے بعد امام بلند آواز سے اللہ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں کی لوتک اٹھائے اور پھر ناف کے نیچے باندھ لے اور مقتدی آہستہ سے اللہ اکبر کہہ کر ایسا ہی کریں۔ پھر (امام اور مقتدی) سب ثنا پڑھیں۔ ثنا کے بعد امام بلند آواز سے تکبیر کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لَو تک لے جائے اور چھوڑ دے۔ مقتدی بھی آہستہ آواز سے تکبیر کہہ کر ایسا ہی کریں۔ پھر ایک اور مرتبہ امام اور مقتدی ایسا ہی کریں۔ پھر ایک مرتبہ امام اور مقتدی تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور اس بار ہاتھ چھوڑے نہیں بلکہ باندھ لیں۔ اب امام آہستہ سے تعوذ (اعوذ باللہ)، تسمیہ (بسم اللہ) اور اس کے بعد بلند آواز سے قرأت کرے اور مقتدی خاموش کھڑے رہیں۔ پھر امام کے ساتھ رکوع، سجدہ وغیرہ کر کے حسبِ دستور پہلی رکعت پوری کریں۔ دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر پہلے امام قرأت کرے پھر رکوع میں جانے سے پہلے تین مرتبہ تکبیر کہے اور ہر مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے۔ مقتدی بھی ایسا ہی کریں۔ پھر چوتھی مرتبہ امام تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور مقتدی بھی ایسا ہی کریں، اور آگے حسبِ دستور نماز مکمل کریں۔ فيكبر تكبيرة الإحرام ثم يضع يديه تحت سرته ويثني على ما مر ثم ثلاث تكبيرات يفصل بين كل تكبيرتين بسكتة قدر ثلاث تسبيحات لئلا يؤدي الاتصال إلى اشتباه على البعيد ويرفع يديه عند كل تكبيرة منهن ويرسلهما في أثنائهن ثم يضعهما بعد الثالثة ويتعوذ ويقرأ الفاتحة وسورة كما في الجمعة، ثم يكبر ويركع، فإذا قام إلى الركعة الثانية يبتدئ بالقراءة ثم يكبر بعدها ثلاث تكبيرات على هيئة تكبيرة في الأولىٰ، ثم يكبر ويركع فالزوائد في كل ركعة ثلاث، والقراءة في الأولىٰ بعد التكبير، وفي الثانية قبله، هٰكذا كيفية صلاة العيد عند علمائنا وهو قول ابن مسعود وأكثر الصحابة۔[حلبي

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کبیر:567-566،التاتارخانیۃ:2/604زکریا]

نمازِ عیدین میں سجدۂ سہو

نمازِ عیدین میں مجمع زیادہ ہونے کے سبب سجدۂ سہو واجب ہوجانے پر بھی فتنے سے بچنے کے لیے سجدۂ سہو نہ کرنے کا حکم کتبِ فقہیہ میں لکھا ہوا ہے، لیکن لاک ڈاؤن میں جب کہ مجمع کثیر نہ ہو اور سجدۂ سہو کرنے میں کسی فتنے کا بھی اندیشہ نہ ہو اور سجدۂ سہو واجب ہو جائے، تو سجدۂ سہو کرنا ہوگا، کیوں کہ یہاں رخصت کی علّت نہیں باقی نہیں ہے۔ ولایأتي الإمام بسجود السهو في الجمعة والعیدین دفعا للفتنة بكثرة الجماعة۔ (مراقی الفلاح) دفعا للفتنة، أي افتتنان الناس وكثرة الهرج۔ (بكثرة الجماعة) الباء للسببيه وهي متعلقة بقوله للفتنة، وأخذ العلامة الواني من هذه السببية أن عدم السجود مقيد بما إذا حضر جمع كثير، أما اذلم يحضروا فالظاهر السجود لعدم الداعي إلى الترك وهو التشويش۔(طحطاوي على المراقي:253، وكذا في الشامي:1/556)[مستفاد از محمود الفتاویٰ مبوب:3/240]

نمازِ عیدین کے بعد دعا

جس طرح دیگر نمازوں کے بعد دعا کی جاتی ہے، اسی طرح عید کی نماز کے بعد بھی کی جا سکتی ہے، لیکن اس کا وقت نماز کے بعد ہے، نہ کہ خطبے کے بعد۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں ہے: عیدین کی نماز کے بعد مثل دیگر نمازوں کے دعا مانگنا مستحب ہے، خطبے کے بعد دعا مانگنے کا استحباب کسی روایت سے ثابت نہیں ہے۔ اور عیدین کی نماز کے بعد دعا کرنے کا استحباب ان ہی حدیثوں و روایات سے معلوم ہوتا ہے جن میں عموماً نمازوں کے بعد دعا مانگنا وارد ہوا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ہے اور دعا بعد الصلوٰۃ مقبول ہوتی ہے۔ حصنِ حصین میں وہ احادیث مذکور ہیں اور ہمارے حضراتِ اکابر کا یہ ہی معمول رہا ہے۔ بندے کے نزدیک جو علما عیدین کی نماز کے بعد دعا مانگنے کو بدعت یا غیر ثابت فرماتے ہیں، وہ صحیح نہیں ہے، کیوں کہ عموماً نمازوں کے بعد دعا کا استحباب ثابت ہے، پھر عیدین کی نمازوں کا استثنا کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور وہ احادیث معروف ومشہور مشکوٰۃ شریف وحصنِ حصین میں مذکور ہیں، ان کی نقل کی ضرورت نہیں ہے۔

[فتاویٰ دار العلوم دیوبند: 5/163 کراچی]

عیدین میں خطبہ دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں عید کی نماز میں رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ شریک ہوا ہوں، یہ تمام لوگ خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [بخاری: 962] اس لیے عیدین کا خطبہ پڑھنا مسنون ہے، جو کہ عید کی نماز کے بعد پڑھا جائے گا۔ و یخطب بعدها خطبتین و هما سنة، فلو خطب قبلها صح و أساء۔ [در مختار مع الشامی: 3/57 ریاض] عیدین کے خطبوں میں یہ بھی مستحب ہے کہ پہلے خطبے کی ابتدا میں نو مرتبہ تکبیر جہر کے ساتھ لگاتار پڑھے اور دوسرے خطبے میں سات مرتبہ۔ و یستحب ان یستفتح الاولیٰ بتسع تکبیرات تتری، ای متابعات، و الثانیة بسبع، هو السنة۔ [درِ مختار مع شامی: 3/58 ریاض]

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

عیدین کا خطبہ سننا

موجود مصلیان غور سے خطبہ سنیں، کیوں کہ جب خطبہ پڑھا جائے اور کوئی شخص وہاں موجود ہو تو اس پر خطبہ سننا واجب ہو جاتا ہے، اس وقت کلام وغیرہ کرنا ناجائز اور شور مچانا سخت گناہ ہے۔[مستفاد از امداد المفتیین: 346، زکریا] و یجب السکوت و الاستماع فی خطبة العیدین۔[البحر الرائق: 2/283]

عید الفطر کا مختصر ترین خطبہ

پہلا خطبہ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی. وَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَۃٌ حِیْنَ یُفْطِرُ، وَفَرْحَۃٌ حِیْنَ یَلْقٰی رَبَّہٗ. بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْآیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ.

دوسرا خطبہ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ. اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ، فَاذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْكُمْ، وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَكْبَرُ.

معذور شخص کے لیے چاشت کی نماز

جو شخص نمازِ عید باجماعت ادا کرنے سے معذور ہو، وہ تنہا دو یا چار رکعتیں چاشت کی نیت سے پڑھ سکتا ہے۔ افضل یہ ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ لیکن اس میں نمازِ عید کی طرح زائد تکبیریں نہیں کہی جائیں گی، نیز یہ نماز واجب اور ضروری نہیں ہے۔ فإن عجز أربعاً كالضحى ـ قلت: وهي صلاة الضحى كما في الحلية عن الخانية، فقوله كالضحى معناه أَنه لا يكبر فيها للزوائد مثل العيد۔ [شامی:3/59 ریاض] والأَفضل أَن يصلي أَربع ركعات؛ لأَنه روى عن ابن مسعود رضي الله عنه أَنه قال: من فاتته صلاة العيد صلى أَربع ركعات۔ [المحيط البرهاني:2/499] قال أَبو حنيفة رحمه الله: إن شاء صلى، وإن شاء لم يصل، فإن شاء صلى أَربعاً وإن شاء ركعتين۔ [إعلاء السنن:8/119، ادارۃ القرآن، کراچی]

❑❑❑❑

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کُرونا وائرس اور لاک ڈاؤن سے پیدا ہونے والے مسائل کا حل پیش کرنے والی کتابیں

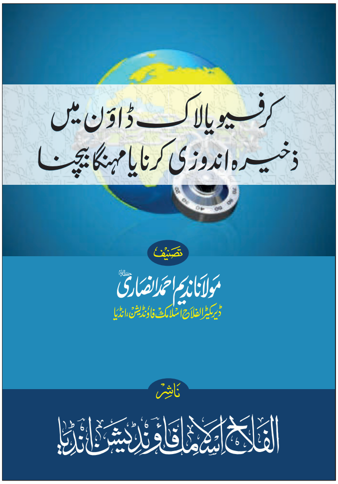

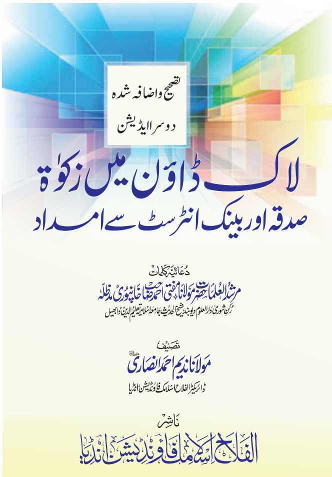

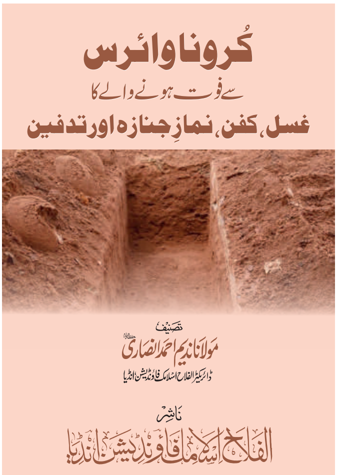

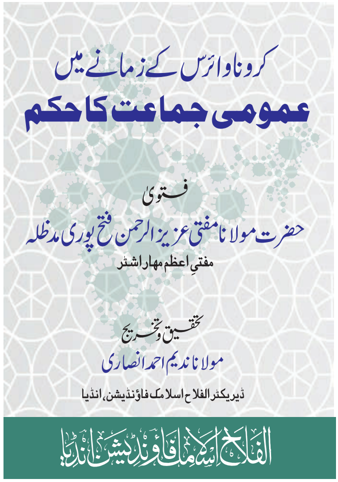

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا
AL FALAH ISLAMIC FOUNDATION, INDIA
www.afif.in 09022278319 nadeem@afif.in

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/